جلد ۱ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء | نمبر ۲۶

مقدمۂ امتیاز الجانیتش

مخالفت نہوئی کھیل ہوا

آجکل ... آزمائی کا مسئلہ شروع حکام کو ... گیا ہو کر ذرا ذرا سی بات پر ... ہے اور جلتے ہیں ... لگا کوئی سی بات پر ... تو مشہور ہے مگر سلطنتوں میں ان ... ہوتی ہیں ... زیادہ رفعت نہیں ... کی بات ہی نہیں ... برطانیہ اور جرمنی کے درمیان نا اتفاقی ہو گئی ہے۔ خیال تو ایسا ہوتا ہے کہ اتنی بڑی طاقتوں کے آپس میں بگڑنے کی کوئی بہت بڑی وجہ ہوگی مگر ... ایک سخت ... ہے ... معمولی ... کچھ ... جائیگی۔ صرف بات یہ ہے کہ ... ہے ... ہیں ... آپس میں ... کی ... بیٹھا۔

آخر دھر لئے گئے

لندن ٹائمز کے شور و غل نے بیچارے پورٹ آرتھر کے جنرل سٹوسیل کا خاتمہ ہی کر دیا۔ محاصرہ پورٹ آرتھر کے وقت تو ہر طرف سے جنرل مذکور کی بہت سے استقلال کی تعریفیں ہو رہی تھیں اور جب انہوں نے تنگ آکر ہتھیار دے دیئے تو لندن ٹائمز نے شور مچایا کہ بہت تیزی سے بزدلی کی دم میں اسقدر جلد ہتھیار دے دی۔ جاپانی کوئی جادو نہیں ... پر یہ تمام پورٹ آرتھر ہرگز جاپانیوں کے قبضے میں نہ آتا۔ اسلئے کہ جاپانی جب شہر میں داخل ہوئے تو معلوم ہوا کہ یہاں تو کافی سامان جنگ ذخیرہ موجود ہے اور اتباع قبول کی کوئی وجہ نہیں۔ غرض لندن ٹائمز کے شور و غل کا یہ نتیجہ ہوا کہ روس نے اپنی ذلت کے خوف سے جنرل مذکور پر بزدلی کا الزام لگایا۔ اور ... موت کی خبر سنتے ہی جنرل بیچارے اپنے ہوش ... فرار ہو گئے مگر ... کہاں جا سکتے

ابھی سے ہیبت چھا گئی

روس کی جانب سے منچوریا میں معرکہ آرائی کی تیاریاں نوبت بہ نوبت بڑھ رہی ہیں اور لوگوں کا یہی خیال ہے اسمیں روس نے جو کچھ روپیہ صرف لگایا ہے اسلئے یہی سمجھ لینا چاہئے کہ اب صلح نہوئی تو جنگ روس و جاپان کا فیصلہ میدان منچوریا میں ہو جائیگا لیکن سنتے ہیں کہ منچوریا کے جنرل کا حال تو ابھی سے پتلا ہو رہا ہے۔ پورٹ آرتھر اور مکڈن میں گو روس کی شکست ہوئی مگر جنرل ... بہت ... بلکہ مکڈن کی لڑائی کے وقت تو روسی جنرل ... لیکن منچوریا کے روسی جنرل پر ایسی ہیبت چھائی ہوئی ہے کہ بالکل ہی گھبرا گیا ہے اسلئے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ ... ابھی ... صلح کر لیا ہم کہاں تک لڑینگے جاپانیوں نے تو ... کر دی ہے۔

اور نیزہ پر چڑھاؤ

رشیا یعنی روس کو تو اپنی گورنمنٹ کی ذلت میں بڑا مزہ آرہا ہے۔ روسی چاہتے ہیں کہ یہ ظالم خوار و رسوا ہو جائے تو اچھا ہے تاکہ ہمیں کچھ دنوں اسکے ظلم سے چین ہو۔ جاپان بہت بری طرح روس کا پیچھا نکال رہے ہیں مگر دشمن کسی صورت تسلی نہیں ہوتی جو کچھ ہے دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتے ہیں تو اس موقعہ کو غنیمت جانکر آستینیں چڑھاتے ہیں کہ ہمیں بھی کچھ لوٹنا اور ستانا اب ہمارے دن آگئے ہیں جنہیں ظلم و تعدی کا مزہ چکھاتے ہیں غرضکہ انہوں نے سلطنت بھر میں شورش مچائی اور گورنمنٹ کو اسقدر پریشان کر دیا کہ دشمن کو چھوڑ کر پہلے گھر والوں کی خبر گیری کی ضرورت ہوئی۔ یہ تو خیر الحمد للہ ان دنوں کا طریقہ تھا اور کچھ سر میں تھوڑا بہت غرور تھا جو ادھر گئے تھے جیسی کی سی دیکھ کرتے مگر پولیٹیکل ترکیب والوں نے گورنمنٹ کے مظالم کے انتقام کی اور صورت نکالی ہے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے جسکی کوئی ضرورت نہیں کہ ہم اپنی جان معرض خطر میں ڈالکر گورنمنٹ کے مقابلے میں ہتھیار اٹھائیں الگ ہی الگ کام نکلے تو اس سے بہتر۔ اسلئے وہ بہتر سے خوب رہے ہیں۔ اخبار سیومیٹ لکھتا ہے کہ مردوں کا یہ کام نہیں کہ میدان میں جاکر پیٹھ دکھائیں بلکہ مردانہ سے کام لو۔ اب جنگ چھڑ گئی ہے تو لٹے انکا میر اٹھاؤ۔ ورنہ ایسی ذلیل صلح سے ہماری رہی سہی عزت خاک میں مل جائیگی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ ملعون سمجھیں فرصت ملیگی جب موقعہ ملیگا اس صلح کی یاد دلا دلاکر ہمیں ذلیل کریں گے۔

بسم اللہ ... کی کان کترے

انگریزی اخبارات صومالی لینڈ کے ملا عبد اللہ کو دیوانہ ملا لکھتے ہیں ... ہم ... دیوانہ لکھنے سے ہماری انگریزی ہوتی ہے تو ملا کی توبہ ہے کہ ہم دنیا میں سب سے زیادہ عقلمند اور بہت بڑے مدبر ہیں اور ایسے دیوانے وہ دھکا تھے کہ قیامت تک یاد رہے ہونگے خیر انگریزی اخبارات تو ہمیں دیوانہ لکھیں یا سیانا مگر ہم تو یہی لکھیں گے کہ اگر وہ دیوانہ ہی ہے تو یہ دیوانہ بکار خویش ہشیار۔ بلکہ مصداق ہے۔ انگریزی بہادروں کو تو خوب کان ہو گئے ہونگے اور انہیں صومالی لینڈ کی پہاڑیوں میں ناکوں کسی طرح سر کرانا پڑا۔ کیا کیا جی میں کہتے ہونگے در حقیقت تو یہ کہ پٹ بٹا کر جیب جاپ چلی ہی زندہ گھوم پڑا۔ ادھر انہوں نے سمجھا کہ ان دیوانوں کے مقابلے میں ہمارے بہادر تو کچھ نکر سکے اسلئے مناسب ہے کہ ذرا جیسے یہ الگ کر دیا جائے۔ اس صورت سے ہم کو دل کی تسلیکی ... کہ دنیا کے جال میں یہ دیوانہ بہت آسانی سے پھنس جائیگا غرضکہ سب بڑے بڑے سرداروں کو منتر کا دماغ و قوت کا زور لگا کر دیوانہ ملا کو صلح پر آمادہ کیا۔ وہ آہستہ آہستہ بچھاؤ کرتا جاتا گیا۔ چھ دیا کو لبسم اللہ لڑائی سے طبیعت سیر ہوگئی ہوگی تو صلح سے بھی انکار نہیں۔ مگر جناب ہمیں کہ ہمارا دماغی جادو چل گیا۔ اور جھٹ پٹ دکھا کر صلح منظور کرکے ملا صاحب کی خدمت میں روانہ کر دی ملا صاحبکو معلوم ہوا تو کہنے لگے کہ اگر یہ تر کیب ... میں چال چلی گئی کہ اب ہماری باری ہے۔ ... سے ملنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ابھی تو تمہارے ... کی ... یہ اچھا نہ لگا انگریزی ... نہیں ہو سکتے۔ وہ ... سہ نکر رہ گئے۔

آنریبل ابراہیم رحمۃ اللہ

ہماری طرف سے آنریبل ابراہیم صاحب کو ہزار شاباش پہونچے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ بڑی دور کی کوڑی لاتے ہیں۔ سنا ہے کہ انہوں نے بمبئی میں جبری تعلیم کو جبری تعلیم کو رواج دینے کی تحریک کی ہے۔ یہ انکا ازتو آید و مردان چنین کنند۔ ایسا کرنے تو آخر کرتے کیا۔ مدرسے قائم کئے ہیں اسکول میں۔ کالج بنائے۔ مگر بندہ اپنی شان احوال سے تو ہمیں کہہ نہیں کرتے۔ اور ہمیں مسلمانوں کا تو بچہ بچہ ہی کیا ہے۔ پاس کچھ ہو تو امیر ہو تو فقیر۔ اور مرنے پر پیر ہو جاتا کرلی بڑی بات نہیں۔ انکی تعلیم سے کیا غرض کیا مطلب۔ بیچارے آنریبل صاحب نے ایک مدت تک یہ سب پر مبربانیاں دیکھی ہونگی۔ اور زہر کے گھونٹ پی پی کر رہ گئے ہونگے مگر آخر ضبط نہ ہو سکا۔ آخر اتفاق کر انہوں نے تحریک کر ہی دی کہ جبری تعلیم کو رواج دیا جائے۔

سب تو اپنی اپنی نبٹ لینگے جبکہ مسلمانوں کی فکر پڑی ہے کہ ابھی تو دل دکھ ہے۔ لیکن اگر جبری تعلیم کا منتر چل گیا اور خدانخواستہ اسکی منظوری ہو گئی تو یا دست دگر یا دست بدست دگر ہے عجیب مصیبت اور غضب ہے ان سے مدرسوں میں جانا پڑے گا۔ جنکو ایک دم بھی فکر ہے کہ بہت قمار خانوں کلال خانوں اور قحبہ خانوں کو کیا حرج ہوگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہی خرابیاں پیدا ہونگی کہ کچھ ہو جاتو سکتہ ... دشمن ہم تو یہ سمجھتے ہیں مسلمان قوم اب ... ہیں۔

نوابزادہ نصراللہ خان صاحب

مسلم ہیرالڈ کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ پونہ کے بعض مسلمانوں نے گورنمنٹ بمبئی سے یہ درخواست کی ہے کہ بجائے نصیب بیگ کونسل میں نوابزادہ نصراللہ خان کو مقرر کیا جائے ہم پونہ کے مسلمانوں کی دور اندیشی پر آفرین کرتے ہیں۔ واقعی انہوں نے بہت ہی عمدہ بات سوچی ہے۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ اب تک مسلمانوں کو ایسی ضروری بات کیوں نہ سوجھی مگر اب کیا ہوتا ہے۔ جتنا کہ نکالا ہوا وہ پورا ہو اوروں کے سر رہا۔ مگر اسکو انجام کو پہونچانا پونہ والوں کی تحریک کو سہارا دینا ہی تدبیر ہے اور مضمون کا کام ہے۔ ہم کو امید ہے کہ اضلاع بمبئی کے کل مسلمان اس کار خیر میں بغیر استفسار کے مدد دینگے کونسل کی ممبری میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ امیدوار لکھا پڑھا خوش تقریر ہو۔ آسودہ حال ہو۔ زمانے کی ضروریات سے واقف ہو۔ گورنمنٹ کا مشیر اور رعایا کا وکیل ہو سکتا ہو۔ نوابزادہ بلحاظ تعلیم و تقریر ایک خوش تقریر بارسٹر ہیں۔ آخر کانفرنس کے پلیٹ فارم پر لوگوں نے انکو بولتے سن ہی لیا ہے۔ آسودہ حالی اس سے بڑھکر کیا ہوگی کہ آپ رئیس پونہ کے ہیں۔ اور بمبئی کے ایک بڑے رئیس کے داماد ہیں۔ زمانہ حال کی ضرورتوں سے واقف ہونا انکی تصنیفات سے ظاہر ہے۔ گورنمنٹ کے مشیر اور رعایا کے وکیل ہونے کا ثبوت بھی ابھی لوگوں نے دیکھ ہی لیا ہے۔ نوابزادہ کی تعلیمی کوششوں اور پرنسپل ... ان کے تعلقات سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم

کانگرس لیگ کا بھیجا وفد کچھ نہیں کر سکتا

کانگریسیوں کو یہ تو یقین ہو چکا ہے کہ ہندوستانیوں کو ہوم گورنمنٹ سے کوئی شکایت کی وجہ نہیں جو جو غیر قابل برداشت تکلیفیں انہیں اٹھانا پڑتی ہیں انکا سبب یہی ہے کہ ارباب سلطنت ہوم گورنمنٹ کو ہندوستان کی اصلی حالت سے واقف نہیں کرتے بلکہ یہ یقین دلاتے ہیں کہ یہ ملک بہت سرسبز ہے اور یہاں خدا کے فضل سے روز افزوں ترقی ہے۔ بجٹ ہند میں ملکی حالت ایسی اچھی بتلائی جاتی ہے کہ پارلیمنٹ کو کسیطرح یہ خیال ہی نہیں ہو سکتا کہ ہندوستان ہماری خاص توجہ کا محتاج ہے۔ اسی غرض سے کانگریس والوں نے یہ ترکیب نکالی کہ ان درمیانی لوگوں سے کوئی کام نہیں نکل سکتا۔ ہم وہیں جا کر اپنے وفد کی کہانی اپنی ہی زبانی ممبران پارلیمنٹ کے گوشگذار کرکے رحم کی درخواست کریں۔ یہ تو خیر جب ہوگا دیکھا جائیگا۔ مگر قدرتی طور پر جب ایسے ذرائع پیدا ہوتے ہیں کہ انگلینڈ والے ہماری یہی حالت سے واقف ہو جائیں۔ تو بیوقوف ہندوستانی یہ کوشش کرتے ہیں کہ گویا ہم برباد ہو گئے مٹ گئے۔ تباہ ہوگئے مگر غیروں پر یہ بات ظاہر ہو جانا شائستگی شرافت کے خلاف ہے۔ اب یہی دیکھئے کہ شاہزادہ صاحب تشریف لانیوالے ہیں تو ایسی دھوم دھام کے ساتھ انکے استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ کہ یہاں قدم رکھتے ہی انہیں ارکان سلطنت کے ملمع ... رپورٹوں کی تصدیق ہو جائے۔ تعجب تو یہ ہے کہ کانگریس کے بزرگ خود اس شاہانہ استقبال کی موافقت کرتے ہیں اپنی وفاداری کا ثبوت دینا چاہتے ہیں مگر اسمیں کیا حاصل۔

ہے کار خیر کی ہمت!

اگر ہو تو بسم اللہ کار خیر صاحب ہمت استقامت بہت ... ضرورت ہے کہ عاقبت کیلئے بھی کچھ ذخیرہ کریں۔ ہندوستان کے مختلف حصوں سے مسجدوں کی بے رونقی کی شکایتیں آ رہی ہیں۔ بعض مقاموں پر تو مسجدیں آدھی بنکر رہ گئی ہیں کافی سرمایہ نہیں جو انکی تکمیل ہو۔ ایک ہفتہ دفتر عالمگیر دو خطوط اسی مضمون کے آئے ہیں۔ بابو نیاز الدین صاحب آگرہ سے لکھتے ہیں کہ فیروزآباد سٹیشن پر مسافران ریلوے کے لئے مسجد کی بنا ڈالدی ہے۔ متفرق خیرخواہان اسلام کی مدد سے بہت کچھ کام ہو گیا۔ لیکن اب پونجی ختم ہو چکی اور کام باقی ہے مسلمان مدد دیں۔ تو بڑی بات نہیں ابھی تیار ہو جاتی ہے۔

محمد حیات سلیمان صاحب حکیم بہادرگڑھ سے لکھتے ہیں کہ جامع مسجد میں سائبان کی ضرورت ہے مسلمانوں سے امداد کی درخواست کرتے ہیں غریب باشندگان شہر نے حسب توفیق چندہ دیا ہے مگر وہ ناکافی ہے اسلئے دولت دنیوی کو دونوں ہاتھوں سے سمیٹنے والوں کو اسطرف متوجہ کیا ہے۔ یہ موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ سائبان کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ دھوپ کی شدت سے صحن میں کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا۔

جن صاحبوں کو اس کار خیر میں شریک ہونا ہے وہ مذکورۂ بالا ہر دو مقامات پر براہ راست رقم چندہ ارسال کریں۔ دفتر عالمگیر کوئی چندہ قبول نہ کریگا۔ اگر ان کی متعلق کچھ استفسار حالات کی ضرورت ہو تو متذکرۂ بالا صاحبان سے براہ راست خط و کتابت کیجائے

مبارک باشد

بڑی خوشی کی بات ہے کہ خداوند تعالیٰ کی عنایت سے پرنس آف ویلز یعنی شہزادہ بہادر کے مشکوئے اقبال میں فرزند دلبند پیدا ہوا۔ یہ اتفاقات سعیدہ ہیں کہ ہندوستان میں تشریف لانے کے چار پانچ مہینے پیشتر ہی شہزادی پرنسس آف ویلز تمام بار برداری کی زحمتوں سے سبکدوش ہو گئیں۔ اب اگر نداز جانا تو عجالت یکبارگی ہندوستان کے سفر کے مراحل بہت آرام اور آسانی سے طے کرینگی اور اس سیر و سفر سے محظوظ خواہ محظوظ ہوں گی۔ وہ جو کہا کرتے ہیں کہ مبارک بخوست شہزادہ بہار شہ پیدا ہے۔ اس سے بڑھکر نیک شگون اور کیا ہوگا کہ سفر ہندوستان سے پہلے ہی قدرتی طور پر انکے فرزند دلبند شہزادی کی آغوش کو زینت دینے والا حقتعالیٰ نے عطا فرمایا۔ بس یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ سعادتمند فرزند تمام ہندوستان کے … خدا ایسا ہی کرے اور یقیناً ایسا ہی ہو۔ ہم ہندوستانی اس بات کے عادی ہیں کہ ایسے مبارک موقعہ پر شاہی انعامات و اکرامات سے مالا مال ہوا کرتے اور منتظر رہتے ہیں اسلئے کہ پہلے اسی قسم کی خوشیوں میں رعایا کے ولولے دو چند ہو جایا کرتے تھے مگر ہر ملک کے ہر رسم کو ملک تو وہی ہے مگر رسم میں انقلاب عظیم … کچھ تغیر و تبدل آگیا ہے آخر شہزادی میں اپنی رعایا کے گھر مہمان ہونا ہی کیا کم شفقت و عنایت ہے کسی زمانہ میں ایسی ہماری ذرا ذرا سی حاجت روا ہوتی تھی پھر بھی ہندوستان تشریف لاتے ہیں اور اسی زوال حال میں ہندوستانیوں کے دل پر انکی شہنشاہی اور رعایا پروری کا سکہ جمایا ہوا ہے پھر لڑکے کا پیدا ہونا۔ غرض ہمیں امید ہے اس تقسیم کی خوشبو ہمیں بچا دے ہندوستانی آس لگائے بیٹھے ہیں کہ اب ہمیں کروڑ کی ہتھیلی بھی … کا وقت آن پہونچا ہے مبارک ہو۔

مراکو کی حالت پہاڑ کی ہو گئی

ہم تو یہ سمجھے تھے کہ جرمنی اور فرانس کے تنازعہ سے مراکو کی قسمت کھل گئی اور جو یہ اندیشہ پیدا ہوا تھا کہ یورپین طاقتوں کا قدم مراکو میں جم گیا ہے تو سلطنت کی خیر نہیں یہ بہت جلد موقعہ پاکر آپس میں حصے بخرے کر لیں گے۔ وہ آپس کے جھگڑے دن سے جاتا رہا تھا مگر سنا جاتا ہے کہ وہاں کی حالت پہر دگرگوں ہو گئی ہے۔ جرمن تو یہ سمجھے ہوئے تھا کہ یہ تازہ مال میں اکیلے ہضم کروں گا۔ اور اسی خیال سے ترکیبیں لڑا کے اس نے فرانس کو دھتا بتا دی تھی مگر اب تجربہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ جبتک دو چار یورپین طاقتیں شریک کی جائینگی اوس وقت تک کسی طرح بات نہ بنیگی۔ پہلے تو جرمنی نے مراکو کو خوب بہکا دیا تھا کہ فرانس سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں اوسے خواہ مخواہ خاص ناحق حقوق کیوں دئے جاتے ہیں۔ جبتک ہم تمہاری مدد پر ہیں وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ اوس پر یہ ناز ہے کہ کمبخت سرحد مراکو سے ملی ہوئی ہے اسلئے ہم بڑی آسانی سے اوس پر غالب آسکیں گے۔ تو جرمنی فرانس سے کچھ دور نہیں ہے۔ ذرا بڑی نظر سے اسنے مراکو کی طرف دیکھا اور ہم … اوسکی گردن ناپ لینگے۔ مگر اب معلوم ہو گیا کہ فرانس کو مراکو سے بیگانہ کرنا ہماری بھی خیر نہیں اسلئے مناسب ہے کہ اوسے بھی حصے میں شریک کرلیں اس خیال سے اوسنے فرانس کو لکھا ہے کہ ہم تم آپ خاص رعایتوں کے مستحق ہیں۔ اور آپ ہمسایگی کے باعث بہ نسبت اور دول یورپ کے مراکو سے فائدہ حاصل کرنے کا زیادہ استحقاق رکھتے ہیں۔

غرض یہ کہ پہر ایک کو دوہر گئے ہیں دیکھا چاہئے مراکو کا کیا حشر ہوتا ہے۔

کتے کی دم ٹیڑھی ہی رہیگی

جاپانیوں نے جب روس کی بڑی گت بنائی تو دنیا یورپ بہت ہی خوش ہوئے کیونکہ وہ جنگی مین بلی مراد بر آئی تہی اسنے تمام سلطنتوں کے دو نیر و عک بنھادی تہی اسلئے اسکی معقول و نامعقول حرکتوں سے اونہیں چشم پوشی کرنا پڑتی تہی چنانچہ جنگ چین میں اسی منعایہ سے منچوریا ہضم کر بیٹھا کہ دوسرا جدید دانت پیسکر رہ گئیں۔ مگر اوس سے کچھ بن نہ پڑا۔ روسی شکستوں سے انہیں خیال ہوا کہ اس کمبخت موذی کی اچھی طرح کمر توڑ دی گئی ہے اب پرانے مال کو بڑی نظر سے دیکھنے کی ہرگز ہمت نہ ہوگی۔ مگر عادت ہے بیمار روس وہ جو اسقدر پٹے تو سمجھے کہ دھول جھڑ گئی اور یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ انپار روس کی … لڑائی ہو گئیں ہیں کہ ہماری فوجی قوت کا خاتمہ ہو گیا۔ اور خوف سے اوسے بڑی ذلت کے ساتھ صلح کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ یہ تو رٹ سے سُن رہے ہیں کہ اوسکا پرانا خبط پہلے فتح ہند ابتک دماغ میں چکر لگا رہا ہے اور بڑے زور شور کے ساتھ اسکے متعلق تیاریاں ہو رہی ہیں اب سنتے ہیں کہ اس مریض کی طرح ایک ہی مرض منحصر نہیں ہے ایران پر بھی تو ایک زمانہ سے اوسکا دانت ہے اوس سے بھی وہ بیخبر نہیں۔ ایک جیسے روسی جیوری کی تیاریاں ہو رہی ہیں جنکی وجہ سے اوسے اپنے ارادے کی تکمیل میں بہت آسانی کی امید ہے انگریزی اخبارات روس کی جو حالت بتا رہے ہیں اوسکو دیکھتے ہوئے بڑی حیرت ہوتی ہے۔ ایسا کبھی جگر لیے پہاڑ چھوٹا۔ اور ابتک اسکا … جا رہا ہے پہر کیا وجہ ہو کہ ہندوستانی کا خبط دماغ سے نہیں جاتا

لارڈ کچنر کی جیت کا بھید

لارڈ کرزن بوجہ بڑے طرار مقرر ہونے کے بڑے زبان دراز مشہور ہیں اور لارڈ کچنر کو سپاہی اور سپہ سالار ہند ہونے کے سبب سے دست دراز ہونا ضروری ہے - اور قاعدہ ہے کہ زبان دراز کی دست دراز کے سامنے کوئی حقیقت نہیں دست دراز آدمی ایک ہی ہتھ پھیری میں ساری زبان درازی بھلا دیتا ہے - مگر لارڈ کچنر کی جیت کا صرف یہی سبب نہیں ہے - اب خرس روس پٹ پٹا کے جو جھنجھلایا ہوا ادہر ادہر دیکھ رہا ہے تو اوسکی ہیبس سوبے ہندوستان ہی پر نظر پڑتی ہے - پارلیمنٹ کی ارباب نشاط اپنے مشاغل تفریح سے فارغ ہوکر جب ذرا گرم خواب ہوتے ہیں تو اونہیں خواب میں بھی یہ خرس کی ہولناک صورت اور کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا - ڈرے ہوئے بچوں کی طرح "وہ روس آیا، وہ روس آیا" بڑبڑاتے چلے جاتے ہیں - ادھر لارڈ کچنر اپنی بھاری بھرکم اسکیم کی علت غائی یہی بتلاتے ہیں کہ ہندوستان کو روس کے حملوں سے بچانا ہو تو میری بات مانو ورنہ تم جانو اور تمہارا کام جانے - پارلیمنٹ کے ممبر اور سکرٹری آف اسٹیٹ وغیرہ بیچارے بسم اللہ کے گنبد میں بند کیا جائیں کہ روس کہاں سے آتا ہے - اوس کے انسداد کی کیا تدبیریں ہیں - لارڈ کچنر نے جو کچھ کہا وہ اونہوں نے آمنا و صدقنا کہہ کے تسلیم کر لیا - گو نہیں وزیر ہند نے اتنی رعایت لارڈ کرزن کی کیوں کی کہ نہ صرف لارڈ کچنر کی اسکیم منظور کی - بلکہ لارڈ کچنر کو فوجی معاملات میں خود مختار کر دیا - لارڈ کرزن کا کچھ بھی پاس نہ کیا

وزیر ہند ایک جنگی طبیعت کے آدمی ہیں

گو اونہوں نے کوئی لڑائی سر نہیں کی کبھی جنگ زندگی بھی تو نہیں کی - اور نہ کبھی "ڈویل" لڑا مگر چشم بد دور - ہیں جنگی طبیعت کے آدمی - چنانچہ ہوشے دونوں پہلے آپ ہی وزیر جنگ تھے - اور اپنی جنگی وزارت کے زمانہ میں انگریز پیدل سپاہی منش بننے کا تجربہ اس تجربے سے دیا تھا - کہ جنوبی افریقہ میں ۲۵ ہزار گورہ فوج رکھی جائے - جسکا خرچ ٹرانسوال اور ہندوستان نصفا نصفی ادا کیا کریں - اس تجویز کی مخالفت ہمارے معزز اور مشہور ایکسلنسی لارڈ کرزن نے بڑے زور شور سے کی تھی - اور کامیاب ہوئے تھے (کیا خوب یہ اوسکا عوض ہے) انہیں کی جنگی وزارت کے زمانے میں ٹرانسوال کے کمیشن میں بڑا غبن ہوا تھا اسی بنا پر انکی وزارت کے لیے پارلیمنٹ میں ملامت کا ووٹ پیش کیا گیا تھا - جسمیں مسٹر براڈرک بالکل چلوں سے باہر ہو گئے تھے - یہ حال یہ معلوم ہو گیا کہ وزیر ہند مسٹر براڈرک قدیمی وزیر جنگ ہیں - اور اس لیے لشکری دلدہی وہ سب امور پر مقدم جانتے ہیں - باوجود لارڈ کرزن کے استعفا پیش کرنے کی دہمکی کے لارڈ کچنر کے سر جیت کا سہرا رہا - جہاں تک ہم خیال کرتے ہیں - غالباً یہ پہلا ہی موقع ہے کہ وزیر ہند نے گورنمنٹ ہند کے منشا کی ایسی کھلی اور صریح مخالفت کی ہو - اور اسکو اس قدر بالکل بالائے طاق رکھ دیا ہو

لارڈ کرزن کی شکست

کے کیسے ہی اسباب ہوں - مگر ہر عقلمند شخص سمجھ لیگا - کہ یہ شکست لارڈ کرزن کی یا کچھ کی یا گورنمنٹ ہند کی شکست نہیں ہے - بلکہ اصول حکومت کی مخالفت ہے - جس کا نتیجہ بہت ہی برا ہوگا - اور ہمیشہ ملکی اور فوجی افسروں میں جھگڑا چلا کرے گا - گو دونوں افسر ایک دوسرے کے دباؤ میں نہیں - مگر بہت سے تعلقات پھر بھی باقی رہیں گے - یہ کس طرح ممکن ہوگا کہ ملک معظم کا نائب گورنر جنرل آف انڈیا جو ہندوستان کے تمام امور جزوی و کلی کا ذمہ دار ہو - ہندوستان ہی کے فوجی معاملات میں اوسکو کچھ بھی دخل نہ ہو سرحدی پولیٹکل معاملات - ہندی ریاستوں کی دیکھ بھال - بلوے - ڈاکے - غرض کہ ہزاروں ایسی باتیں ہیں جن میں گورنر جنرل کو فوجی ضرورت ہوگی - اور وہ حسب منشا اوسی فوج کا انتظام کرنا چاہیگا سخت چپقلش کا موقع تو وہ ہوگا - کہ ایک طرف تو ملکی ضرورت ایک بڑے خرچ کی داعی ہو - اور دوسری طرف فوجی انتظام کے لیے اوتنے ہی یا اوس سے زیادہ مصارف ادا کرنے ہوں -

ایک آنچ کی کسر ہے - ایک حاکم اور اضافہ کر دیا جائے - تو تثلیث کا مسئلہ خوب حل ہو جائیگا - اور جس وقت کہ ایک ایک آنچ کی کسر بھی پوری ہو جائے گی پھر تو کوئی وجہ باقی نہ رہ جائے گی کہ جوتیوں میں دال نہ بٹنے لگے -

نمبر ہو رہا - اسکا سبب تو ظاہر ہے کہ مسٹر براڈرک

معرکہ آرائی

اندھیر نگری چوپٹ راجہ ٹکہ سیر بھاجی ٹکہ سیر کھاجہ

ہیجوں کے سرتاج میاں ڈوڈھا پنچ - ہم ہندستان میں آج
ایک واقعہ دلچسپ - سن لو تم ذرا کان دلا کر جیسے چاہیئے
اور بڑا الوا انصاف جیسا کہ آدمی بیچ سمجھ ستاری
کے - اور مگر وہ آگاہ حکام حال کو - کہ زمانہ
وہ ظلم ایسا جیسا کہ کیا تھا ایک راجہ نے - تھا
ایک ملک چھوٹا سا واقع بیچ ایک جزیرہ کے
اور تھا حکمران وہاں ایک راجہ - ...
وہ جلیل القدر اور نبٹ ہی ظالم ... اوسکے
ایک رات دیکھا خواب بیچ اوس راجہ نے کہ
چڑھ آیا اوپر ملک اوس کے کوئی غنیم تجے
لئے لئے تب فوج اوسکی کے - اور تھا بر سر آمادہ
راجہ اپنے دشمن پر کیونکہ تھا سامان کافی پاس
فوج اوسکی کے لیکن دینا چاہا ملک اوس نے
دشمن پلٹنے کو بے کئے جنگ کے - پھر بیدار ہو گیا
وہ راجہ ور آنکھ لیکر تھا وہ دہشت زدہ - جب آیا
وہ ہوش اپنے میں - خیال کیا اوسنے کہ نہیں ہے
سامان واقعی پاس اوس کے کافی جو روکسکے دشمن
پلٹ سے - نہیں تھا روپیہ پاس اوس کے بیچ
خزانہ اپنے کے - پس حکم دیا اوسنے حاکم شہر
کو کہ جمع کرے روپیہ وہ رعیت سے - جن سکے
جسطرح سے - یہ حکم پاتے ہی باندھ لی کمر مضبوط
اہل نظام شہر نے واسطے جمع کرنے روپیہ کے
اور پھانس لیا اوسنے ہر تنفس کو بیچ ...
تعزیرات جزیرہ کے - اب لگی بکنے بھاجی سیر کے
کی ... نوٹس بنام اوسکے نبائی
دیوار بھنے اور کر دیا جرمانہ پچاس روپیئے ...
... اوس جزیرہ کے - اور پھر منگوایا ...

بیچتا یا جسنے تخت پر ش اور کر دیا حکم لیلو اس سے
دس مبلغ علیہ السلام - غرض یہ کہ کر دیئے اوسنے
ہزاروں اکٹھے اور روانہ بیچ خدمت راجہ کے
جسوقت پہنچا راجہ نے کہ جمع کئے ایک حاکم نے
کل روپیہ اسی ہزار بیچ سال ایک کے لیکن
چڑھ گیا غصہ راجہ کا راجہ کے اور ... ۱۲۰
ڈگری کے - اور ہٹا دیا وس حاکم کو عہدہ کو
سے کہ نہیں کر سکا تعمیل پوری حکم میرے کی
کیونکہ جمع ہونی چاہیئے تھی رقم ایک سال میں
ایک لاکھ اسی ہزار بیچ شہر ایک کے اور مقرر
کر دیا حاکم دوسرا اور پر عہدہ اوسکی کے لیکن
کرنے لگا ظلم وہ دگنا پہلے سے - پھر تو لگی آواز
آنے چاروں طرف سے آہ و نالہ کی - اور لگی
پکارنے رعیت ساتھ دہنے دہائی تہائی کر
نئے حاکم نے آتے ہی پھانس لیا ہر ایک
کو بیچ قانون ... کے - اور منگوایا ہر
شخص کو بغیر جاری کرانے نوٹس کے اور دھر دبوچا
اوسنے ہر چھوٹے بڑے کو اور دھروایا جرمانہ
ہر ایک سے باہیں ہاتھ سے - اور کھلا دیا
بڑا گھر اوسکو ... کرنے جسنے مبلغ
علیہ اللعنت کے - اور اگر کیا عذر کسی نے کہ
نہیں خطا کی میں نے کوئی - صرف کرتا جاتا
تھا میں باتیں ایک دوست اپنے سے - اور
نہ ہی کی ہے میں نے کوئی کارروائی خلاف
سرکار کے پھر کس لئے ہوتا ہے جرمانہ اوپر
نفس میرے کے - پس جواب ملا اوسکو یہ کہ
بیشک نہیں ہے خطا تیری بیچ قانون کے
دار السلطنت ... میں - لیکن جرم کیا ہے بیچ
شہر ہمارے کے کہ نہیں ہے حکم اس جگہ پر کسی
آدمی کو کرنے باتوں کا ساتھ آدمی دوسرے کے
بیچ راستہ کے پس ہو گیا تو خطاوار بیچ عہد ہمارے

دھر دئے تو وس روپیئے اوپر میز ... کے
تا کہ کر دیا جائے رہا تو در بدر کی پڑے کی ہے
جنکو پھر پڑے گی -

خدا ایسے راجہ کو کرے تو تار ہی
کسی دوسرے کو حکومت دے ساری

الراقم —

سی - ایچ - سی - ... - ڈی

ہر چہ باشی باش عرفی اندکی زر دار باش

قبر پر سید ... ایک بار
پھر اصلاح معاد و پھر امداد معاش
اک ذرا چشم بصیرت کا یہ نسخہ جو تو
کہ میں با اپنا جسا ... آئی تلاش
سید ما ... تمکین ... صورت ہوا
عالم ارواح میں ہر سو کیا بے تلاش
دشت جنت میں پوچھا ... ...
اونکو ... وہ شکل و صورت ... و ...
جب پھر ... جانب کا بیچ ... پھر
دیکھے کچھ لڑکے کہ باہر کھیلتے ... تاش
گوشہ ایک ہو تو ہے ... دوسرا
ہے ... رنگ ... کا عجب ... دراش
اور پھر تو ہے کھا ہے یا خدا ...
جسکو ... پارہ پارہ دل جگر ہو پاش پاش
ہم ... دنیا ... نصیب
ہے ... جا ... ہے ... تراش
مشتمل ... ہے فیض ... ہوا
ہو عمل ... کا مطلع عرفی ... کاش
خوش ... باش ... باش ... ...
ہر چہ باشی باش عرفی اندکی زر دار باش

راقم غلام محمد ... عرف ... ثاقب ...

اپنے دل سے پوچھئے

ظرافت لگا بستر شعار پنچ ٹان ہوت ۔ کہئے مزاج مبارک کا تھرمامیٹر کس ڈگری پر ہے ۔ ہیں یہ کون صاحب ہیں جو لنگوٹی کسی منہ پیٹ بیپ کام لگائے جاتے ہیں ۔ ہان کے مانند آپ تھکے ۔ بابا یہ ہیچ کہیں رات کو عالم خواب میں کسی پادری کا سایہ تو نہیں ہوگیا جو بہکی بہکی باتیں کرتے ہو ۔ اجی حضرت پادریوں کے ہتھکنڈوں سے خدا بچائے ظاہر میں سیرت برانگیختہ گندم نما جو فروش بنے ہیں ماشاء اللہ صورت متقی و دیانتدار مرتع لیکن باطن میں مکر و دغا کے پتلے ۔ ہر جگہ فریب کے جال بچھائے ہوئے ہیں کہ کوئی کاٹ کا اُلّو پھنسے تو ادھر سبز باغ دکھا کر صلیب کی بھینٹ چڑھائیں پھر تو ہے آپ ہیں کون پاگل داس ۔ بابو دولت کی لگا ہوا ہے تو یہ صورت کبھی نہیں گذری پچھوش دل نسیان کے عارضہ کا جلد کسی حکیم سے علاج کرائے گیا مستقد رہنا ہیں بھول گئے ہم ہیں منابست لنگوٹئے یار دھول دھپا کرنے والے مسٹر لے مل سی ۔ کہو آیا سمجھ کے پیچ میں ۔ [illegible] کو اتنا ۔ اخاہ آپ ہیں آگئے تشریف لائے کہئے آپ تو ایسے غائب ہو گئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ یا [illegible] منحوس کے ہاتھ سے پیسہ [illegible] لے بھی کہہ پوچھو یہ ابھی سر ابھیری میں رہ کر پادریوں کی بے تکی بکواس سنتے ہے اور ان کے منتر سنا ہوں [illegible] بود م بیداں ہو گیا تھا کچھ ہوگئے تھی ، اندنوں عیسائی مشنریوں نے جب دیکھا کہ اسلام کے تنزل کے لئے جسقدر ہم ساعی ہیں اوسیقدر یہ صداق الحق جلوہ دکھلاتی اور دن بدن ترقی کرتا جاتا ہے اور ہماری کچھ پیش نہیں چلتی تو جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کو تو نو مسلموں کی تعداد بہ نسبت نو مرید عیسائیوں کے بہت زیادہ ہے لیکن اس میں اکثر ذلیل لوگ ہوا کرتے ہیں ۔ برعکس اسکے مسیحی مذہب میں شامل ہونے والے اکثر شریف ہوتے ہیں ۔ واہ کیا کہنے ہیں ایسی ڈھٹائی کے برعکس نہند نام زنگی کا فور ۔ اسکا [illegible] رکھکے اپنا دل ٹھنڈا کیجئے ۔ صلیب کی قسم سچ کہنا ۔ دیکھو دل سے پوچھکر جواب دینا ۔ یہی بات ہے نا کہ چند فاقہ مست دریوزہ گر کنجڑ موچی چمار جنہیں ساری خدائی میں کہیں جگہہ نہ ملی ۔ اور شکم پری کا کوئی دوسرا ذریعہ پیدا نکر سکے تو یہ سوجھی کہ چلو مسیحی جماعت میں داخل ہوکر [illegible] بتلون ڈانٹے لنگوٹئے سانپ بنے ۔ اور تو [illegible] صاحب بہادر کہلائیں گے ۔

علاوہ ازیں پادریوں کے پاس ہر قوم فریبی کے سامان کیا کم ہیں کہیں بی بی مقبولی خانم کی بیوی بھولی صورت دکھا کر پھسلانے کی ترکیب کیجاتی ہے اور کہیں مسیح کے نام پر کنواری مٹھی والی بیبی بنکر تیلی دعوت مذہب کے بہانے حسن فروشی کے لئے سربازار [illegible] کیجاتی ہیں مس صاحبہ کمر لچکا کر نازہ فریب غمزوں کے جوہر دکھاتی ہیں اور اسطاد ہی اشاروں میں اپنے حسن گلوسوز کے دلدادوں کو یہ کہتی ہیں کہ ہمارے اونچے ہونٹے جوبنوں کے مزے لوٹنا چاہتے ہو تو مسیحی جماعت کے سایہ میں آجاؤ ۔ رد زمانہ بہر کے آوارہ اور ساری دنیا کے چھٹے ہوئے بدمعاش کیسے اس حلوے کو کیوں چھوڑنے لگے تھے ۔ آنکھیں بند کرکے ایک دو تین کرتے ہوئے اپنی منظور نظر کے نازی حسن کے مزے لوٹنے کو لئے عیسائی بنجاتے ہیں ۔ برعکس اسکے مذہب اسلام کیجانب سے نہ کوئی باقاعدہ مشن اور جماعت تبلیغ اسلام کے لئے ۔ نہ کسی دنیوی رشوت کا سامان بفضل خدا ہوتا ہے ۔ مثل شمس نصف النہار کے مانند ہر جگہہ اپنی پرنور شعاع سے ظلمت و بدعت کو دور کرتا ہے ۔ اسیواسطے دن ایک نہ ایک جماعت شریف اور تعلیمیافتہ اشخاص کی اس پاک حلقہ میں شامل ہوتی رہتی ہے اور [illegible] یہ سب اسکی صداقت اور خوبیوں کا سبب ہے ۔ اور جب حرف اسلامی صداقت اور خوبی پر فریفتہ ہوکر زمرۂ اسلام میں داخل ہوتے ہیں پھر چاہے انہیں لاکھ تکلیف ہو لیکن اس پاک دین سے انحراف ہونا امر محال ہے ۔ بہت ہی شاذ نصیب ازلی الشقی شقی فی بطن امہ کے مصداق اس جادہ مستقیم سے پھر کر ضلالت کے کنوئیں میں گرتے ہیں ۔ پادری بگلے دلیلیں بزبان کی ایک جھلک بھی نہیں جو وہ ہمیں حلفیہ پوچھیں کہ ہم جو کہتے ہیں وہ بالکل سچ اور آپکا دعوی محض باطل ہے یا نہیں ۔ اسکا فیصلہ تو ہم اون کے اوپر چھوڑ دیتے ہیں ۔

راقم

فادروں کا فادر لسان الصدق ازبمبئی

دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا

ہندوستان کے سر پنچ حضرت سلام علیک [illegible] آجکل انگریزی دانوں نے وضعداری کی لے رکھی ہے کہ خدا کی پناہ آئے دن ایک نئی باتیں کرتے رہتے ہیں نئی نئی وضع نئی تراش خراش کی ایجادیں کیا کرتے ہیں اور حسن کی صفائی اور دھوبی میں جان کھپایا کرتے ہیں [illegible] کا لحاظ نہیں لیکن کپڑے پر دھبہ ناپسند کرتے ہیں ۔ چنانچہ محلہ [illegible] بنارس کے ایک انگریزی دان صاحب جو خدا کے فضل سے اپنے خاندانی لحاظ سے قابل اور [illegible] کا پالا چھوڑ چکے ہیں ۔ دن رات [illegible] میں مصروف رہتے ہیں کہ کوئی [illegible]

کام یا کوئی ایسی وضع اختیار کرنی چاہئے کہ جو دنیا
میں موجب شہرت ہو میرے خاندان میں جو باتیں
نہ ہوئی ہوں وہ ہونی چاہئیں۔ باپ سے بھی ایک
نمبر زیادہ رہنا موجب فخر خاندان ہوگا۔ چشم بد دور
دیکھنے میں بالکل سڑک کے روڑے بنا پولیس میں
بھرتی ہونے کا شوق بھی ہے۔ بڑھئیگ میں بھرتی
ہو جانیکی فکر ہے۔ لباس کے اختراع اور وضع کے
نفیس ڈھونڈنے کی خواہش بھی بہت زیادہ
دامنگیر ہے آپنے خاص دھوبیوں سے اپنے
کپڑے پر کندی کرانی شروع کی مگر اس خیال نے
غلطاں پیچاں کر رکھا تھا کہ اگر اسنے کسی وقت
میں چھوڑ دیا تو پھر سفید پوشی غیر ممکن ہے ایک
روز کچھ ایسی یہ ذہن سر میں سمائی کہ جٹ پٹ
اُس دھوبی کی لڑکی کو اپنا بنا چھوڑا۔ اور بزرگوں
کے قول پر عمل کرنا مناسب سمجھا کہ کیسا ہو کر
رہ یا کیسا اپنا کر رکھو۔ پھر کیا تھا خدا نے دونوں
کو جوان کیا ہی تھا تمام دن گھاٹ پر رہتے
شام کو گھاٹ کی صورت دیکھتے۔ اب گھر بیٹھے
سفید پوشی نصیب ہوتی۔ گو دھوبی سے کچھ خرچ نہیں
گویا گھر کی کمائی ہو گئی۔ اب کیا ہے گھر میں
خدا کی رحمت آگئی۔ دھوبن سے میں عمر دیتی ہے کچھ
گرمی میں میلے کپڑوں سے نجات ملی۔ مگر یہ سب
صورتیں پوشیدہ طور پر تھیں وہ بھی نجو
ہو نکلا ہر خبر تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ سب دن
مہینہ کے برابر نہیں ہوتے۔ ۲۰ رجون ۱۹۳۳ء
کا دن ہمارے دوست پر بہت خراب تھا۔
گرمی شدت کی تھی۔ آپ مع اپنے ہم مکتب
دوست کے ایک پیاری دھوبن کو لئے ہوئے
ریلوے بنارس چھاؤنی کی سڑک کے پل کے
نیچے ٹھنڈک لے رہے تھے کہ ناگہاں دو بھیڑیں
[illegible] معلوم ہوئی کہ جھٹ آپہونچے۔ ہمارا [illegible]

دوست صاحب نے جو دیکھا تو لنگوٹ اپنے دم دبا کے مع
اپنے گدھے کے مفرور ہو گئے۔ دھوبیوں نے
تھانہ سگرہ میں رپٹ لکھائی۔ ۸ ور ۱۳ جولائی کو
عدالت میں استغاثہ دائر کیا جو بغرض تجویز
پنچ مجسٹریٹ کے اجلاس میں سپرد ہوا۔ دھوبن
کا ابتک پتہ نہیں کہ کہاں پوشیدہ کی گئی۔
دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ جناب ہمارے دوست کی
طرف سے پنچ مجسٹریٹان پر دباؤ ڈالے جاتے
ہیں کہ مقدمہ خارج کر دیں۔ بڑے بڑے منڈوے
پیرو کار ہیں (باقی آئندہ)

راقم

گندی گر بنارسی ۔ سمیع الخیال

انتقال پر ملال

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب نسیم۔ بتاریخ
بست و یکم ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ روز یکشنبہ
کو سانحہ عظیم یہ ہوا کہ نور چشمی حافظ علیم النساء
ولد علی نے بعمر دس سال ڈھائی مہینہ بیمار رہکر
مجھ بیدل بیچارے اور سنادر تسلی و تشفی دیتی
ہوئی اس دار فانی سے بطرف دار البقا روانہ
ہوئیں (انا للہ وانا الیہ راجعون) اس سانحہ
قیامت خیز کا بیان زبان قلم سے کیونکر لکھوں
نہیں۔ آخر شعبان المعظم میں ۵ برس کی عمر میں قرآن
شریف ختم ہوا تھا۔ اسی رمضان کی ۲ شبوں میں
میں نے کلام مجید سنا اور ختم کرایا۔ دوسرا ختم
۳ شبوں میں۔ پھر تیسرا ایک شب میں از سورہ
بقر تا سورہ کہف۔ پھر ایک شب رمضان مبارک
کی باقی تھی اور ارادہ تھا کہ بقیہ نصف قرآن
بھی اس شب میں ختم ہوں لیکن میں نے
مقصد اندر سنا اور شاد باش ما فرین کہہ کر
موقوف رکھا۔ بعد ماہ مبارک رمضان شریف

ماہ شوال سے تا ماہ محرم الحرام تین تین قرآن مجید
ختم کراتا رہا۔ ماہ صفر سے کسیقدر نور چشمی کو تاپ
بخار محسوس ہوئے۔ اسلئے اس مہینہ میں ایک ہی
ختم سنا اور بخار کی ترقی ہوتی گئی۔ آخر الامر
داعی اجل کو لبیک کہتی ہوئی طرف دار البقا کے
سدھار گئی۔

راقم

نیاز مند مومن علی جنیدی از ناگپور

بھاگلپور کے مسلمانوں پر حسرت و افسوس

مسجد توڑ کر امام باڑا بنا

اس وحشتناک سرخی کو دیکھکر ناظرین ضرور کہتے ہونگے
کہ آہ یہ کیسا پر درد جلسہ ہے جسکے سننے یا دیکھنے کی ایک
ایماندار آدمی ہرگز تاب نہیں لا سکتا حقیقت ایماندار
آدمی کو چھوڑئیے ادنا درجے میں تو کہتا ہوں
کہ ایک پرانا جنگاڑ کافر بھی اس واقعہ سے ضرور
متاثر ہوگا۔ اور متاثر ہو کر ایسے مسلمان کی
دینی حیثیت پر ضرور حسرت و افسوس کا رونا رویگا
پر جا بیگا ایماندار آدمی۔ بشرطیکہ وہ کافر بھی
منصف مزاج ہو اور تعصب کا خاصا پتلا نہ بنا ہو
خیالی ایسا واقعہ تو شاید کسی گذشتہ قرن میں
ہمارے کانوں سے تا ابھی تک گذر نہیں
ہوا۔ ہاں بعض اوقات کافرین مسجد ڈھا کر
منہدم ہو بیٹھتے ہیں لیکن مسلمان کسی جانتوڑ
کوششوں سے اونکا مقابلہ کرتے ہیں اور
مقابلہ میں میدان بھی انہیں کے ہاتھ رہتا ہے
چند سال گذشتہ میں بھاگلپور ہی کا واقعہ ہے کہ
کافرین نے مسجد کو توڑنا چاہا تھا لیکن مسلمانان
وہ سر توڑ مقابلہ کیا کہ کافرین تھوڑی ہی دیر میں
تتر بتر ہو کر فرار ہو گئے۔ پھر معلوم کیا ہوا کہ
مسلمانوں نے اپنے ہی ہاتھوں سے مسجد توڑ کر

ایک شاندار امام باڑہ بنایا۔ اور پیر اپنے کو مسلمان کہوانیکے بھی مستحق نہ رہے برادر عاقب۔ اور شد اس ناشایستہ حرکت سے ہماری انتڑیاں قل ہو اللہ پڑھنے لگیں۔ اور ایسی بُری حرکت پر مجھکو سخت حیرت و افسوس ہوا۔ لیکن میں کرتا تو کیا کرتا یہ زمانہ ایسی آزادی کا آگیا ہے کہ الامان و الحفیظ قصہ مختصر یہ کہ جب جناب مولویصاحبان روپوش ہوکر چپ ہو گئے۔ اور آنجناب نے تو مقدمہ شروع ہی دیا بنا رجنٹ بہادر کے اجلاس شریف میں) تو مولویصاحبان کے چھکے چھوٹ گئے اور تو بہ کرنے لگے لوگوں کے پیٹوں میں چوہے کودنے لگے۔ آخر یہ مشورہ ٹھہرا کہ جناب جنٹ بہادر کو جا کر سمجھانا چاہئے کہ اس مقدمہ کو ملتوی کر دیا جائے۔ ورنہ بڑی کی بھی تو بہ لگی ہوئی ہے نا۔ اسلئے کمیٹی میں بیگانے پادری کے ہوتے ہیں اون سے فدائی ہزاروں نفوس ہو رہے ہیں شاید کہیں آپ ہی ہر حرف بیکران جنٹ بہادر نے کچھ ایسا گرگٹ کا خاصہ ظاہر کیا کہ جس سے کچھ نہ ہاں اور کچھ نہیں نہیں معلوم ہوا۔ لیکن پھر تو امید ضرور بندھی ان آنجناب نے مولویصاحبان کے کئیہ کے لوگوں نے بھی سر توڑ کوششیں کیں کام لیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مقدمہ بھاگ کر صلح کی جانبین سے تو نوبت ہونے لگی۔ ایجاب کی تو منہ مانگی مراد تھی لیکن آنجناب کی اگر یہی اس حد کو پہنچ گئی کہ جیسا کہ لکھنے کو چوک پڑا نیچے۔ ناظرین وہی روز میں بجا گلپور ایسا کمزور ہو گیا کہ بس مت پوچھئے جدھر دیکھئے جو دیکھئے مولوی پیر تیر سے پڑھے جاتے ہیں جدھر دیکھئے مولویون ہی کی کانا پھوسی ہو رہی ہے۔ کوئی تو کہہ رہا ہے یہ وہ نشان ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دست مبارک کا بنا تھا۔ کوئی کہہ رہا ہے یہ امام حسین رضی اللہ

منبر کے بارگاہ کا ایک جا موقع ہے بھلا کہیں شریعت میں یہ باتیں منع ہو سکتی ہیں۔ لیکن جناب مولوی بجا گلپوری صاحب کے بارہ یہ بھی مقولہ نا تردید رہا کہ اگر میں ایک نئی امر کیلئے قیہ بھی ہو جاؤں تو کیا مضائقہ ہے۔ ہاں تو پھر رو پوشی کیوں اختیار کی۔ وہ صرف اون کے کنبہ کے لوگوں کی ضد اضدی ہے۔ اور سچ پوچھو تو مصلحت بھی اسی میں تھی

ان تو چند اشخاص آنجناب کی خدمت بابرکت میں جا بیٹھے اور صلحنامہ پیش خدمت اور بھی چند روزساری کی سفارش کا اثر نہ جما دیا لیکن آنجناب صلح نامہ دیکھتے ہی آگ بگولہ بن بیٹھے اور خوب دل کھول کر گیدڑ بھبکی بتائی۔ مگر بہت منت و سماجت کے بعد تیور بدلکر یوں زبان فیض ترجمان سے نکلا کہ ہاں اگر مسجد توڑ کر سابق دستور امام باڑا بلکہ اوس سے بھی خوبصورت بنایا جائے تو خیر (آنجگہ بنائیں یا محلہ والے حاضرین تو بیکس بنائے) لیکن مخدوموں نے قبول کر لیا۔ قہر درویش برجان درویش اور جھٹ پٹ ایک شاندار امام باڑا تیار جو سابق سے کہیں خوش منظر ہے۔ اور صلحنامہ داخل کچہری۔ مقدمہ برخاست حیف صد حیف اپنے مسجد کو توڑ کر مسمار کر دیا اور ایک لا حاصل چیز بنالی۔ میں ایک موٹی سی بات ناظرین کو سمجھاتا ہوں کہ اگر یہ کوئی واقعی امر شرعی ہوتا یا ضمناً بھی کہیں سے ثابت ہوتا۔ تو جس ملک سے اسلام پھیلا ہے اور جو اسلامی دنیا کا مرکز شمار کیا جاتا ہے (یعنے عرب) وہاں ضرور اسکو کچھ نہ کچھ دخل ہوتا۔ لیکن بالکل نہیں یہ ایک تیموری رسم اسکو جہل مسلمان (خلاصکر بمقابلہ سنت) کبھی) اور ایا ماننا ہے کیا تعلق وہ کوئی بزرگ نہیں محدث نہیں۔ فقیہ نہیں۔ ایک مجذوب مجذوب

بادشاہ اور اسکی اس درجہ کی تقلید بناہ بخدا۔ ابھی تو فرضی قبر کی زیارت کیجاتی ہے۔ معلوم آئندہ جو رہ ہی نا لیں تو کیا تعجب۔ یہ سراسر اوسکے مقدمہ الجیش ہیں۔ یا اور کچھ سمجھ جائیے جو دادا آدم علیہ السلام کے بعد ہوا تھا (یعنے بُت پرستی) ان ایک امر بھی قابل شکایت ہے وہ یہ کہ مولویصاحبوں کا جو حشر ہوا سو ہوا محلہ والے کیوں ایسے خائف ہو گئے۔ وہ اڈیل ٹٹو کی طرح اڑ جاتے بچھے کچھ تو میں بھی اونکا ہاتھ بٹاتا۔ بھلا ایسی گیدڑ بھبکیوں سے بھی کوئی ڈرتا ہے۔ لا حول ولا قوۃ ناظرین اگر آپکی خوش قسمتی سے مصیبت سفیہانہ اور جاہلانہ واقع ہوئی ہوگی اور منتظر خاتمہ جاری باتوں کو بغور دیکھیں گے تو میں امید کرتا ہوں کہ غالباً آپ سر تسلیم خم کر کے ہماری ہر ایک بات کو بلا چون و چرا مان لیں گے۔

راقم

حق شناس کا بھائی رسنگو از بھاگلپور

ابھی پنچ بہادر وہ پنچ بہادر میاں پنچبہادر ابھی جناب اسقدر کیوں خفا ہو گئے۔ السلام علیکم۔ وعلیکم السلام۔ ابھی حضرت کچھ اورنگ آباد کی بھی خبر ہے۔ ارے نہیں بھائی۔ ہاں جناب آپکو اورنگ آباد محلہ نواب پورہ سے ایسے بیخبر ہو گئے جیسے نیا دولہا دولہن سے۔ ارے بھائی سنے وہ دولہا دولہن کی کیا بات۔ جی جناب یہ بھی پرسوں کی بات ہے۔ ہاں میں جیسے اعلم ہیں آپ لا علم ہیں۔ واللہ لا علم ہوں۔ اچھا تو تم کہیں۔ کہو۔ کیوں۔ کہو نا۔ اب کہدوں۔ ابھی کہدو بھائی۔ اب آپ دو زانو بیٹھکر خوب دل لگا کر قصہ سنئے۔ اچھا کہئے۔ بولوں۔ ہاں بولو نا۔ آپ فرماؤں۔ ابھی بزرگ کیوں بولوں فرماؤں۔

تکیہ میں کیا مغز کھا گئے! اچھا ہو گئے ہیں ۔ رہیں جناب آپسے نز پہلے ہی آنکھ پھیر لی ۔ جیسے دولہا دولہن سے ۔ ایسے بچاری دولہا دولہن کیا بات ہے میری سمجھ میں نہیں آتا ۔ جلسی کو سمجھیے مجھے فرصت اسقدر نہیں جو ہر دن ۔ دمیان اب کہہ ہی دیتا ہوں ۔ ذرا کانوں تک ۔ ندیر کے بستر تکیے پر دستہ کھول کے بیٹھے ۔ ندیر کی شادی بی جیرن سے ہوئی ۔ اور پہلی ہی رات بھی مثل مشہور ہے کہ آج لال گڑی پر ہاتھ ہے ۔ دولہے میاں نے اپنے دوست عمرو کو دن سے ہی پلنگ کے نیچے چھپا رکھا ۔ جب شب ہوئی ۔ اور دولہا دولہن بستر پر گئے ۔ طرفین میں دو چار روز کی بیتابی کی نیند تھی ۔ لیٹتے ہی نیند آگئی تو عمرو نے گٹھڑی پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا دولہن ہشیار ہوئی ۔ اور شور و غل شروع کیا ۔ دولہے میاں چپکے سے باہر بھاگ گئے ۔ اور لوگوں نے عمرو کو گرفتار کر لیا ۔ اور دریافت سے معلوم ہوا کہ دولہے میاں کا نام کسی بازوں میں یعنی باز باز یا کبوتر باز یا لو... میں تھا ۔ عورت کے نام سے وہ دور بھاگتے ہیں ۔ مگر رسے چپٹے لو ..... کو پسند کرتے ہیں نتیجہ زید طلبی کا یہ ہوا کہ بمعاوضہ دولہن عمرو سے کام لیا جائے ۔

راقم ـــــــــــ

انجمن مرکشن ۔ ن کیاری

ایک نوواز افغانی کی نظم

ایکہ با بوریہ و بدھنہ و کھاٹ آمدہ
چشم بدور کہ بسیار بہ ٹھاٹ آمدہ
با پیادہ و کرایہ و رخ گرد آلودہ
من ندیدہ ام چنانم ز کجا ہاٹ آمدہ
ہمہ دم عیش کنند و ہمہ گوش جانم بخروش
تو کہ بارہ بچپہ چون سہ ساٹ آمدہ
پر ستیم در برو عامہ بسر و حسنہ بدوش
لرزہ در جسم تو گویا تو چراٹ آمدہ
می توانی کہ دہی صفت دیہالیش نکنی
سرہ ہینگ ہم درست بہ باٹ آمدہ
زین ہمہ تاب و توان و قد و قامت جانان
تا ہر از وضع تو گشت انیکے جاٹ آمدہ
شدہ شیدو شکر لبے بت شیرین حرکات
تو کہ شبہا بغریبی زرہ چاٹ آمدہ
سخت عیاری و باطن چہ قدر پر کات
گو بظاہر ہمہ کاواک و سپاٹ آمدہ
دانم از وضع تو جانان پسر افغانی
کہ بہذب ہمہ چون بچہ لاٹ آمدہ
جامہ ہیش بہانیست بدزاین در بر تو
چون ز کابل بخریداری ٹاٹ آمدہ
باش سرسبز تو ای نخل مرادِ ثاقب
چشم چون انبہ و لب ہمچو لکاٹ آمدہ

راقم ـــــــــــ
غلام محمد شہاب الدین عرف چھین ثاقب اجمیری ۔

زینت شباب

خضاب پر داؤں کی لن ترانیوں اور شائقین خضاب کی شکایتوں سے بالعموم ناک میں دم آگیا تھا کسی کی تو یہ شکایت تھی کہ چند ہی روز میں رنگ بھورا پڑ جاتا ہے اور کسی کی یہ شکایت کہ اگر ایک ہفتہ لگانا بھول جائیں تو داڑھی شریف پر ایسی خاک اڑنے لگتی ہے جیسے کسی کے چہرے پر دقیانوسی رنڈی کی پھٹکار پڑ گئی ہو یہ شکایت تو بالعموم تھی کہ شیشی نمبر اول کی بو بھی نمبر اول کی ہے ۔ بال تو کالے ہو جاتے ہیں مگر دل بھی جل کے کالا کوئلہ ہو جاتا ہے ۔ غرض یہ کہ متواتر شکایتوں نے ماہیرولت کو دماغ کو جھنجھنا دیا تھا ۔ آخر گھبرا کے خود اس فکر میں مستغرق ہو گئے ۔ مثل مشہور ہے جو ینده یابنده ۔ خدا کے فضل سے ہم کو اپنی کوشش میں کامیابی ہوئی ہمارے نزدیک جھوٹی تعریف جیسی کچھ اور لفظ حراموں کا کام ہے ۔ سارا زمانہ جانتا ہے کہ لاکھ روپیہ کا بھی فائدہ ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ بیکار فقرہ اپنے قلم سے ہرگز نہ نکلیگا لہٰذا ناظرین کے اطمینان کے لئے اتنا لکھ دینا کافی ہوگا ۔ کہ ہمارے خضاب نمبر اول کی بو بہت بلکہ نہایت کم ہو گئی ہے اور پھر خوبی یہ کہ تمام خضابوں سے ذیل یعنی شیشی ایک ایک اونس کی اور قیمت ایک روپیہ ایک آنہ مع محصولڈاک عہ

خضاب کا جواب

یعنے نور شاہ کا خضاب

اس کے استعمال کے بعد دارم خیں تین گھنٹوں کے دور ہیجئے ۔

المشتہر نیم پنچ بہ

جاسوسونکی رپورٹین

تازہ خبر ہے کہ جاپانیون نے ساغالین کے آخری جنوبی مقام سوڈلو پر قبضہ کرلیا۔

مغربی مقام طفلس کی موجودہ حالت خطرناک ظاہر ہوتی ہے وہان پر مارشل لا جاری ہوگیا ہے

کاؤنٹ شواروف ماسکو کا پولیس کمشنر جسوقت ایک عرضداشت لے رہا تھا ریوالور سے مارا گیا قاتل گرفتار ہے۔

ولنسٹاون واقع وا[illegible] روونڈا کی بگلو کی کانون مین سخت حادثہ ہوا۔ ۱۳۸ مزدور دبگئے۔

جنرل سٹوسیل سینٹ پیٹرزبرگ مین گرفتار کرلیا گیا۔

جاپانی قرضہ کا جو حصہ قایم کیا جانے والا تھا اوسمین مقررہ تعداد سے کئی حصے زیادہ روپئے آگئے ہین۔

طفلس مین عام بغاوت کا بازار گرم ہے ۱۳ اشخاص گرفتار کیے گئے انکے پاس ۱۹ بم کے گولے تھے۔

ڈنمارک کے شہزادہ چارلس کے لئے تجویز کی گئی ہے کہ وہ شاہ ناروے بنایا جائے۔

تازہ خبر ہے کہ ویلش ٹاؤن کی کان مین ۱۱۱ مزدور محصور ہوگئے۔ جنکلم کی کان مین ۱۳۸ مزدور دب گئے۔

کرونشٹاٹ کے افسرون نے ایک پلٹن سپاہ کو قتل عام کا حکم دیا مگر سپاہ نے انکار کیا ایک برٹش رسالہ روانہ کیا گیا جسکے پہنچتے ہی باغیون کو جوش آگیا اور جنگ ہوگئی ۲۰ برٹش سپاہی زخمی ہوئے جنگی جہاز پٹیمکن کا انجن [illegible]

پلٹ گیا ۲ آدمی ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

بحری باغیون کے ۱۰ سرغنے اوڈیسہ مین فساد برپا کرنے کے جرم مین پھانسی دئے گئے

میونسپل ممبرون نے بحری بغاوت کے جرم مین جو ۱۳ آدمی گرفتار کیے تھے ان پر جرم ثابت ہوا کہ بغاوت کے وقت لوٹ مچائی اور آگ لگائی تھی۔ لہذا بری کردئے گئے۔ مزید ۱۳ اسامیون کو ۲ ہفتہ قید کی سزا دی گئی۔

برٹش جنگی سٹیمر ایپلاکیس کا جو انجن پھٹ گیا تھا اوس سے ۴ اور آدمی مارے گئے۔

سٹیمر ایبا وادی جو جزیرہ کاف آف سیانگ کے قریب ڈوب گیا تھا از سر نو سطح آب پر تیرایا گیا۔

گورنمنٹ روس نے کاؤنٹ مراوف کی جگہ پر صلح مرتب کرنے کے لئے ایم ڈی ویٹ کو جو بطور وکیل منتخب کیا اوس خبر کی تصدیق باضابطہ ہوئی ہے۔

ایک سرکاری خریطہ باضابطہ طور پر سینٹ پیٹرزبرگ مین شایع ہوا ہے جس مین ظاہر کیا گیا ہے کہ کوہ قاف مین جو طفلس کی انقلاب پسند جماعت نے بغاوت کی آگ روشن کرنے کی کوشش کی ہے۔ گذشتہ ۱۱ تاریخ کو روسی مخبرون نے طفلس کے ایک مکان سے ۲۸ بم کے گولے برآمد کیے اور ۵۰۰ تھیلے بارود کے نکلے۔ کارخانہ دار جو گرفتار کرکے جیلخانہ بھیجا گیا تھا اوسنے وہین خودکشی کرلی۔

جنرل نشو ویلڈ کو پریسیڈنٹ روبے نے بری کردیا لیکن اوسنے جہان تک بروے انصاف اسکا جرم نہ ثابت ہوسکے فرانس نے سے انکار کردیا ہے۔ اسپر اصول سلطنت مین انقلاب برپا کرنے کا جرم عائد تھا۔

شملہ مین ابر ہر وقت رہتا ہے۔ مگر کھل کر نہین برستا۔ گہری برسات نہین شروع ہوئی نواب مالیر کوٹلہ شملہ مین رونق افروز ہین۔ کنور رنتی سنگھ برادر راجہ صاحب موصوف بھی آجکل شملہ مین تشریف رکھتے ہین۔ وحشی صاحب شکوہ آبادی نے جو مضمون ہماری نسبت لکھا ہے ہم نہایت ہی مشکور ہین مشہور ضیاء صاحب دہلوی کا شکریہ پہلے ادا کرچکا ہون واقعی ضعف مزاج کبھی چپ نہین رہ سکتے تو خود صادق الاخبار مین اپنی رائے ظاہر کردی۔ اسلئے اب ہم بھی [illegible] کی نسبت کوئی مضمون نہین لکھ سکتے ایک ہفتہ شملہ اور ٹھیرینگے نادر خبرین جمع کرلی ہین آیندہ ہفتہ سے نمبر ہوگا۔ (ریذیڈنٹ) مین ۲۰ فٹ۔ از شملہ ۸ جولائی ۱۹۰۵ء

گورنمنٹ کینیڈا کے جہاز کینیڈا کے ۵ ملاح مقام ہیلیفیکس مین بجرم عدول حکمی گرفتار ہین۔ ملاحون نے اپنے افسرون کے مظالم اور تشدد کا اظہار کیا۔ اور سفر سے انکار کردیا۔

جمون مین مہاراجہ سول ہسپتال کے متصل آتشزدگی سے ۵ دوکانین راکھ ہوگئین۔

کرم کی پولیٹیکل ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر صدہ مین مسکی مکان چور پڑے۔ خدمتگار کو قتل کرگئے

رنگون کے سینٹ جان کالج مین چار طالبعلمون کو طاعون ہوگیا۔ بورڈنگ ہوس ڈس انفکٹ کیا گیا۔

مسٹر کالن ڈسٹرکٹ انجنیر ریاست [illegible] کو جنہون نے اپنے اردلی کو مار ڈالا تھا ۲ ہفتہ کی قید ہوئی۔

جنگلات صوبجات متحدہ مین شکار کھیلنے والون کے لئے گورنمنٹ نے خاص قواعد لیسنس

وغیرہ نافذ کئے ہیں۔

صدر بازار لکھنؤ کے لکڑی اور کوئلہ فروش نہایت پریشان ہیں کیونکہ ان پر سخت ٹیکس قایم ہونے والا ہے۔

۵ جولائی کو شیر انوالہ دروازہ لاہور کی طرف ایک شخص ایسٹن کی دو عورتون میں باہمی تنازع جو شروع ہوا تو مسماۃ حسینہ نامی عورت کی آنکھ میں اسطرح چھری سے زخم لگائی کہ بیچاری کی آنکھ ہی باہر نکل پڑی۔ اردگرد کی عورتین اور محلہ دار جمع ہوگئے مجروحہ فوراً ہسپتال میں پہنچائی گئی۔ پولیس خبر پاتے ہی موقعہ پر پہنچی۔ اور بعد تفتیش دوسری عورت کو زیر حراست کیا۔ مقدمہ پیش ہوگا۔

۷ جولائی کو لوہاری منڈی لاہور میں ایک نجار کا ۳ سالہ لڑکا دو منزلہ دریچہ سے بازار میں گر پڑا گرتے ہی مر گیا۔

مسٹر گریسی کلکٹر پہلے جائنٹ مجسٹریٹی پر تنزل ہوئے۔ تنخواہ بجائے ۱۸۰۰ کے صرف ۹۰۰ رہ گئی۔

بنگال میں ایک بیوہ بہشتی والی کو ۲ ماہ قید سخت ہوئی۔ حرام کا بچہ جنکر کھیت میں پھینکدیا تھا۔

کلکتہ میں بہشتی بھوشن پر ۵۰۰ روپیہ کا جھوٹا نوٹ چلایا۔ دو ہزار کی ضمانت پر رہائی پائی۔

میونسپلٹی شملہ نے واٹر ٹیکس جو چنکر دیا بجائے ۶ کے ۷ فیصدی کرایہ مکانات پر لیا جائیگا۔

شملہ میں خدمتگارون کے ٹیکس سے کمیٹی کو پچھلے سال ۱۲ ہزار روپیہ وصول ہوا۔ یہ موقوف کردیا گیا۔

سیالکوٹ میں ایک کلرک ڈاکخانہ کو بجرم گم کرنے پارسل کے ۳ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

کلکتہ میں کمارا نند رچند سنگھہ متوفی کی بیوہ کی دوسری شادی ہونے والی ہے اسپر خوشی اور ماتم ہے۔

بخشی چند دلال انجینیر صوبہ جمون جو بعث مسلسل مقدمہ بازی ملازمت سے بالاسی موقوف کئے گئے انکی جگہ صوبجات متحدہ سے ایک صاحب واس بلوائے گئے لیکن گورنمنٹ نے اجازت نہ دی لہذا لوٹ آئے۔

دارالریاست پٹیالہ کے متصل ایک نئی بستی سراپا مہذب اصول پر قایم کرینگے۔

میرٹھ کالج کی تقویت کیلئے ۹ ہزار پانسو روپیہ جمع ہوا۔ گورنمنٹ نے اور گیارہ ہزار کا وعدہ فرمایا ہے۔

امرت بازار پترکا پر ایک فحش اشتہار کا مقدمہ دائر تھا معافی مانگ کر رہائی پائی۔

پچھلے سال ۲ ہزار ۲۰۳ مزدور دور دراز ملک نٹال گئے ۱۰۰ وہان سے واپس آئے۔ دو لاکھ روپیہ نقد لائے۔

خان صاحب میان آزاد خان مشہور متمول زمیندار سرگروہ۔ شاہپور میں قتل کئے گئے۔

لاہور میں دودھ پر میونسپل ٹیکس لگانا چاہتے ہیں اسپر بہت واویلا کیجاتی ہے۔

ہندوستان میں فاصل سی آئی ڈی ڈیڑھ سو تک ہسکتا تھا اب ۱۰۰ تک ہوسکیگا۔

ہندوستان یا سیلون میں بذریعہ تار بھی ۱۰۰ تک کا منی آرڈر بھیج سکین گے دیباچے ڈیڑھ سو کے۔

لندن میں افسوس کرتے ہیں کہ کانگریس کے ڈیلیگیٹون نے وطن پہنچنے میں دیر کیون کی مسٹر گوکھلے کو خاص تار بھیجا کہ جلدی روانہ ہو تاخیر میں سراسر نقصان ہے۔

پنجابی ڈیلیگیٹ ولایت لاجپت رائے نے امریکا چلنے کا ارادہ فسخ کردیا۔ لندن میں معروف ممبر مسٹر دادا بھائی نوروزجی کے دوبارہ ممبر پارلیمنٹ ہونے کی امیدیں بہت روشن ہیں۔

مالیر کوٹلہ سے خوشی کی خبر آئی ہے کہ نواب صاحبکو خدا نے دوسرا فرزند دیا۔

کلکتہ میں ۲۰ ہزار روپے کا جعلی چیک چلانے کے جرم میں امبکا چرن کسیس کو پانچ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

مہاراجہ کشمیر کے یہان گذشتہ چند ماہ ہوئے ۱۸ جو فرزند نرینہ اور وارث تاج و تخت پیدا ہوا تھا اوسنے انتقال کیا۔

ڈاکخانہ دہلی میں چوریون کی بہت شکایت ہے۔ ایک سال میں پارسل پیکٹ قیمتی ۲۰۰ ہزار گم ہوئے۔

اخبار انڈین انجینیر لکھتا ہے کہ ڈاکخانہ ترنہ پور میں جا چوریون کی بہت بدنامی پائی گئی ہے۔

آگرہ آباد میں مسٹر رابنسن کو ۱۰۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا ایک لڑکا اتفاقیہ ان کی بندوق سے مر گیا تھا۔

تقسیم بنگالہ کی تجویز کے خلاف ایسی زبردست ایجیٹیشن کی نمایان میں کہ اب بنگالہ بہ خیال میں ہے۔

لاہور میں ایک نوجوان بیرسٹر نے ولایتی بیوی کو طلاق دیکر یہان اوسکی مدعی سے شادی کردی۔

مطبع حمید ے واقع دریبہ بخشمہ بازار میں حکیم محمد عبدالمجید شیخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا